© rasailojaraid.com

ترجمۃ القرآن

مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

عفوودرگزر اور جاہلوں سے اعراض

﴿قال اللہ تعالیٰ: خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین﴾ (الاعراف:۱۹۹)

”عفوودرگزر کو اختیار کیجیے۔ نیکی کا حکم دیجیے اور جاہلوں سے اعراض کیجیے۔“

سورحجر آیت ۸۵ میں اللہ کا فرمان ہے: ﴿فاصفح الصفح الجمیل﴾ ”کہ اچھے طریقے سے درگزر کیجیے۔“

سورۃ النور آیت: ۲۲ میں اللہ کا ارشاد گرامی ہے: ﴿ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم﴾ ”چاہیے کہ وہ معاف کردیں اور درگزر کریں۔ کیا تم پسند نہیں کرتے اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کردے۔“

نیز سورۃ آل عمران آیت ۱۳۴ میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے: ﴿والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین﴾ ”(اللہ کے متقی بندے) لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“

مذکورہ آیات اور دیگر متعدد آیات میں اللہ رب العزت نے ایک نہایت اہم اخلاقی ہدایت کا اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا ہے اور یہ ہدایت صرف آپ کی ذات اقدس کے لیے مخصوص نہیں بلکہ اُمت کے ہر فرد کے لیے ہے اور مذکورہ آیات کی تفسیر میں رسول اللہ ﷺ کا طرز عمل اور آپ کے اسوہ حسنہ پیش خدمت ہے۔ تاکہ ہم اپنے کردار اور اخلاق کا جائزہ لے سکیں کہ واقعتاً ہمارے اندر بھی ہر اخلاقی صفت پائی جاتی ہے یا نہیں؟

حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ریاض الصالحین میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نبی کریم ﷺ سے پوچھا کیا آپ پر (غزوہ) اُحد والے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آیا......؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تیری قوم سے بہت تکلیف اٹھائی ہے اور سب سے زیادہ تکلیف مجھے اس عقبہ والے دن پہنچی جب میں نے اپنے آپ کو (اسلام کی دعوت کے لیے) ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا (جو طائف کا ایک بڑا سردار تھا)

باقی صفحہ نمبر 51 پر

ترجمۃ الحدیث

آنحضرت ﷺ کا حسن اخلاق

((عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: ما خیر رسول اللہ ﷺ بین امرین قط الا اخذ ایسر ھما مالم یکن اثما، فان کان اثما کان ابعد الناس منہ وما انتقم رسول اللہ ﷺ لنفسہ فی شیء قط الا ان تنتھك حرمۃ اللہ فینتقم للہ تعالیٰ)) (متفق علیہ)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب بھی رسول ﷺ کو دو کاموں کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے زیادہ آسان کام کو اختیار فرمایا بشرطیکہ اس میں گناہ نہ ہوتا۔ اگر وہ گناہ کا کام ہوتا تو آپ اس سے سب لوگوں سے زیادہ دور بھاگنے والے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کسی معاملہ میں کبھی انتقام نہیں لیا۔ مگر یہ کہ اللہ کی حرمت کو توڑا (حرام کاموں کا ارتکاب کیا) جارہا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کے لیے آپ انتقام لیتے۔ (اس کے مرتکب کو سزا دیتے اور مواخذہ فرماتے۔“

قارئین کرام! مذکورہ بالا حدیث میں دیگر باتوں کے علاوہ حضور اکرم ﷺ کے عظیم الشان اخلاق اور کردار کا تذکرہ ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی اپنی ذات اور نفس کے لیے انتقام نہیں لیا۔ اس کے ساتھ آپ کی دینی غیرت وحمیت کا بھی بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کی پامالی آپ کے لیے ناقابل برداشت تھی اور آپ اس کے مرتکب کو ضرور سزا دیتے۔ آپ کے اس طرز عمل سے اخلاقی حدود کی وضاحت ہوجاتی ہے کہ اللہ کی حدود کو توڑنے والے کو معاف کردینا حسن اخلاق نہیں بلکہ یہ بے دینی، بے غیرتی ہے۔ دنیوی کوتاہیوں سے عفوودرگزر یقیناً حسن اخلاق ہے۔ لیکن دینی کوتاہیوں میں درگزر کی اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت ﷺ کے اخلاق و کردار کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

© rasailojaraid.com